خلافت لائبریری ربوہ

سوموار یکم مارچ 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

خطبہ نمبر 9

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

سوموار یکم مارچ 1999ء - 12 ذی قعدہ 1419 ہجری - یکم امان 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 47

رسول اللہ ؐ کی چند امتیازی خصوصیات

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مجھے پانچ خصوصیات ایسی دی گئی ہیں۔ جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دی گئیں ایک مہینہ کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی ہے۔ اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاکیزہ بنائی گئی ہے۔ اور اموال غنیمت میرے لئے حلال کئے گئے ہیں۔ اور مجھ سے پہلے نبی خاص اپنی قوم کی طرف بھیجے جاتے تھے جبکہ میں تمام لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھے شفاعت کا شرف عطا ہوا ہے۔ (صحیح بخاری کتاب الصلوٰۃ باب قول النبی جعلت لی الارض)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شفاعت خدا کے اذن سے ہوتی ہے اور یہ اعمال حسنہ کی محرک ہے

آیت الکرسی کے حوالہ سے علم الٰہی اور رسول اللہ ؐ کی شفاعت کا پر لطف تذکرہ

اللہ تعالیٰ آنحضرت ﷺ کا رعب ساری دنیا پر قائم کردے گا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26- فروری 99ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: 26- فروری 1999ء- سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے آیت الکرسی کی تفسیر جاری رکھی۔ حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا۔ اور دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ نے آیت الکرسی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں ایک پہلو حشرات الارض کا ہے اس میں ریشم کے کیڑے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس میں شہد کی مکھی کا ذکر بھی ضروری ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ شہد کی مکھی نے اس وقت سے شہد بنانا شروع کیا ہے جب انسان کا وجود بھی نہ تھا۔ اس نے شفاءٌ للناس بنتا تھا انسانوں کے ماضی حال کا اسے کوئی علم نہ تھا۔ صرف وہ علم تھا جو اللہ نے اسے دینا چاہا۔ حضور نے فرمایا اگر ریشم کو کسی نے پہننا ہی نہیں تھا تو ریشم کے بنانے کا مقصد کیا تھا؟ اسی طرح سے شہد کی مکھی کے شہد کا ذکر ہے شہد کی مکھی کے بنائے ہوئے شہد کی شفا کا بھی انسان احاطہ نہیں کر سکتا۔ یہ اس کا واہمہ ہے کہ اس کو بڑا علم حاصل ہو گیا ہے۔ صرف اللہ اس کا احاطہ کر سکتا ہے۔ انسان کو یہ علم بتانا بھی اس کی تخلیق کا تقاضا تھا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس میں شفاعت کا مضمون بھی بیان ہوا۔ سوال یہ ہے کہ شفاعت ہے کیا؟ حضور ایدہ اللہ نے سورہ طٰہٰ کی آیات 110 تا 113 کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میری شفاعت کسی مشرک کے حق میں قبول ہی نہیں ہو سکتی۔ حضور ایدہ اللہ نے شفاعت کے موضوع پر احادیث بیان فرمائیں ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی کی ایک خاص دعا تھی جو اس نے مانگی اور اللہ نے قبول کر لی میری بھی ایک دعا تھی۔ میں نے دعا کی کہ میں قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کر سکوں۔ حضور نے فرمایا یہ آنحضرت ﷺ کا اپنی امت پر بہت بڑا احسان ہے۔

ایک اور حدیث بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری پانچ امتیازی باتیں ہیں۔ نمبر ا یہ کہ ایک مہینے کی مسافت کے رعب سے میری مدد کی گئی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس رعب کی ایک شکل ہمیں آج کل یہ دکھائی دے رہی ہے کہ طاقتور ممالک اسلام کے غلبے سے ڈر رہے ہیں اللہ بالآخران کی کوششوں کو نامراد کرے گا۔ اور آنحضرت ﷺ کا رعب ساری دنیا پر قائم ہوگا اس میں در حقیقت یہ پیشگوئی مخفی ہے۔

دوسری بات یہ کہ ساری زمین میرے لئے مسجد بنائی گئی۔ تیسری بات کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ مجھے اس کی سمجھ نہیں آئی۔ وہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا مجھ پر غنیمتیں حلال کی گئیں جو پہلے کسی نبی پر حلال نہیں ہوئیں۔ چوتھے یہ بات کہ پہلے ہر نبی اپنی قوم کے لئے آتا تھا میں ساری دنیا کے لئے آیا ہوں۔ اور پانچویں یہ کہ مجھے شفاعت عطا کی گئی۔ ایک اور حدیث میں بھی اسی مضمون کا ذکر ہے اس میں شفاعت کے ضمن میں یہ فرمایا کہ میری شفاعت اس کو ملے گی جس نے شرک نہ کیا ہو۔ حضرت صاحب نے فرمایا بعض لوگ اس خوش فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ وہ بے شک ہر قسم کے شرک میں مبتلا ہوں مگر آنحضرت ﷺ کی شفاعت مجھے بچالے گی۔ معروف طور پر تو کوئی مسلمان اللہ کا شریک نہیں بناتا مگر اللہ کی صفات میں انسانوں کو شریک بنا دیتے ہیں۔ اور شرکیہ عقائد کا نشانہ بنا دیتے ہیں۔

ایک اور حدیث میں ذکر ہے کہ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ مانگو۔ حضرت صاحب نے فرمایا یہاں وسیلہ شفاعت کے معنوں میں ہے۔ آنحضرت ﷺ مخلوق کو اللہ سے ملانے کا وسیلہ ہیں۔ آپ ؐ نے اپنی ذات کو اس طرح مٹا دیا کہ دیکھنے والے کو اللہ کے سوا کچھ دکھائی نہ دے۔ اب جو آنحضرت ﷺ کو وسیلہ مانے مگر اس کا اپنا یہ حال ہو کہ آنحضرت ﷺ کے وسیلہ بننے کے ہر معنی کو رد کرتا ہو تو اس کی شفاعت نہ ہوگی۔ اسی کی شفاعت ہوگی جو لازماً شرک سے پاک ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کے اذن کے بغیر شفاعت نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ اللہ کے حضور دعا کرے تب وہ شفاعت کا مستحق ہوگا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا شفاعت اعمال حسنہ کی محرک ہے۔ اس کا کفارہ کے عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں۔ اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان اپنی صفات کو رب کی صفات سے جوڑے۔ آنحضرت ﷺ کی شفاعت کا اثر تھا کہ غریب صحابہ رضی اللہ عنہم کو تخت پر بٹھا دیا۔ آنحضرت ؐ نے صحابہ ؓ کو موحد بنا کر شفاعت کا مستحق بنا دیا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت کمپیوٹر

پروگرامر/اپریٹر

○ خلافت لائبریری ربوہ کو اپنے کمپیوٹر کی Management اور Programe Development کی غرض سے مندرجہ ذیل کوالیفیکیشن پر پورا اترنے والے مخلص احمدی کارکن کی ضرورت ہے۔

1- تعلیم کم از کم B.sc

2- کم از کم ایک سالہ پوسٹ گریجویٹ ڈپلومہ یا مساوی کورس

Database Management System

Xbase یا Oracle

میں کم از کم ایک سالہ عملی تجربہ

Novelle Networking یا

Windows NT Networking

پر کام کا تجربہ درخواستیں بنام انچارج خلافت لائبریری ربوہ بمعہ تصدیق صدر / امیر جماعت 10- مارچ تک آنی ضروری ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اہالیان ربوہ متوجہ ہوں

○ اہالیان ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ فوری طور پر اس بات کا جائزہ لیں کہ اپنے پیارے امام کے ارشاد کی تعمیل میں ہر گھر میں کم از کم تین پھل دار پودے لگائے جا چکے ہیں؟- اگر کسی گھر میں ابھی تک یہ تعداد پوری نہیں ہو سکی تو اس موسم بہار میں یہ تعداد ضرور پوری کر لی جائے۔ اگر پودہ لگانے میں کوئی دقت یا مسئلہ ہو یا آپ پودے لگاتے ہوں اور پودے ضائع ہو جاتے ہوں تو گلشن احمد نرسری سے رابطہ کریں جہاں پر تجربہ کار مالی آپ کی ہر ممکنہ راہنمائی اور مدد کریں گے۔ احباب گلشن احمد نرسری کی اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور ہر گھر میں کم از کم تین پھلدار درختوں کے ٹارگٹ کو ضرور پورا کریں۔

(صدر تزئین ربوہ کمیٹی)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موصیان کرام

○ نقل مکانی کی صورت میں اپنے نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو آگاہ کرنا آپ کی ذمہ داری ہے بصورت عدم رابطہ وصیت محل نظر ٹھہر سکتی ہے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خطبہ جمعہ

میں امید رکھتا ہوں کہ یہ صدی اختتام تک نہیں پہنچے گی جب تک جماعت کو اللہ تعالیٰ کروڑوں سے اربوں میں داخل نہ کر دے

اللہ اوپر سے نگرانی کر رہا ہے' کسی کو غلط راستے سے اوپر نہیں آنے دے گا

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- بتاریخ 20-نومبر 1998ء بمطابق 20- نبوت 1377 ہش بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ مزمل کی آیت 9 کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

یہ وہ مضمون ہے جو گزشتہ جمعہ سے جاری ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود (-) کا ایک اقتباس میں پڑھ رہا تھا جب کہ وقت ختم ہو گیا تو آج اس کے بقیہ حصے ہی سے میں خطبے کا آغاز کرتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "اور محض گمنام تھا اور ایک فرد بھی میرے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تھا مگر شاذو نادر ایسے چند آدمی جو میرے خاندان سے پہلے ہی سے تعارف رکھتے تھے اور یہ وہ واقعہ ہے کہ قادیان کے رہنے والوں میں سے کوئی بھی اس کے برخلاف شہادت نہیں دے سکتا۔ بعد اس کے خدا تعالیٰ نے اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے اپنے بندوں کو میری طرف رجوع دلایا اور فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آ رہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کر سکتا۔"

(حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 261-262)

یہ آغاز نبوت کا حال ہے اور ہر نبوت اسی طرح آغاز فرماتی ہے اس میں کوئی استثناء آپ نہیں دیکھیں گے۔ جتنے بھی انبیاء (-) گزرے ہیں ان کا بچپن میں اپنا یہی حال ہوا کرتا تھا اور گوشۂ گمنامی سے خدا ان کو کھینچ کر نکالتا ہے۔ نبوت کے بعد بھی ایک قسم کا گوشۂ گمنامی پیدا ہو جاتا ہے ان لوگوں کے لئے جو نبی کے گرد اکٹھے ہوتے ہیں مگر اس گوشۂ گمنامی میں اور اس میں فرق ہے۔ یہاں خدا کی نظرِ انتخاب پڑنے سے پہلے جو لوگ نبی بنائے جاتے ہیں ان کا حال ہے لیکن نبوت کے بعد پھر یہی سلسلہ دوبارہ خلافت میں بھی شروع ہو جایا کرتا ہے۔ اس کی چند مثالیں میں آپ کے سامنے رکھوں گا مگر اس کو نبوت سے تشبیہ دینا جائز نہیں' نہ نبوت سے اس کی تعبیر کی جا سکتی ہے کیونکہ دونوں چیزوں میں بہت فرق ہے۔

بہرحال حضرت مسیح موعود (-) کے یہ اقتباس پڑھتے ہوئے میں جماعت کو یہ متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ فرمایا "فوج در فوج لوگ قادیان میں آئے اور آ رہے ہیں" یہ جو سلسلہ ہے فوج در فوج آنے کا یہ سلسلہ جاری و ساری ہے۔ آج جو جماعت احمدیہ مشاہدہ کر رہی ہے کہ واقعۃً فوجوں کی طرح لاکھوں کی تعداد میں بعض ممالک میں احمدی بن رہے ہیں۔ جماعت میں داخل ہو رہے ہیں یہ کوئی حضرت مسیح موعود (-) کے وقت سے الگ سلسلہ نہیں ہے۔ وہی سلسلہ ہے جو مسلسل جاری ہے اور بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس لئے کوئی غلط فہمی یہ نہیں ہونی چاہئے کہ ہمارے زمانے میں تو معاملہ اور بڑھ گیا ہے۔ یہ ایک ہی زمانہ ہے حضرت مسیح موعود (-) کا زمانہ اور آپ کے زمانے میں جو پیشگوئیاں شروع میں ظاہر ہونی شروع ہوئی ہیں وہ تدریجاً اور نسبتاً زیادہ تیز رفتار سے آگے بڑھتی رہی ہیں اور یہ رفتار آئندہ زمانوں میں اللہ بہتر جانتا ہے کہ کتنی قوت اور شدت اختیار کر لے گی۔ مگر جو کچھ بھی ہوا ہے یہ اللہ کا احسان ہے اور اس احسان کے تابع ہماری گردنیں جھکی رہنی چاہئیں کیونکہ تقریباً ایک سو سال کے بعد اللہ تعالیٰ نے دوبارہ ان چیزوں میں اسی طرح تیزی پیدا کر دی جس طرح پہلے زمانے میں پیدا فرمائی تھی۔

اور جو ہم نے دیکھا ہے فوجوں کا نظارہ' یہ قسمت سے قوموں کو دکھایا جاتا ہے۔ پس جماعت احمدیہ کا تکبر کا تو کوئی مقام ہی نہیں 'نعوذ باللہ من ذلک' وہ تو شیطان کا کام ہے مگر فخر ومباہات بغیر تکبر کے بھی کسی طرح بھی درست نہیں۔ سر جھکنا چاہئے ان کامیابیوں پر۔ حضرت مسیح موعود (-) کا بھی سر جھکتا ہی رہا۔ آنحضرت ﷺ کا سر ہر بڑی کامیابی پہ اور بھی زیادہ جھک جایا کرتا تھا یہاں تک کہ جب فتح مکہ کے وقت حضور اکرم ﷺ مکہ میں داخل ہوئے تو کجاوے سے سر لگ گیا تھا۔ جھکتے جھکتے وہیں سجدہ کیا ہوا تھا۔ تو یہ ایک مومن کی غیر مومن سے ایک امتیازی شان ہے۔ مومن کو جب اللہ تعالیٰ کامیابیاں عطا فرماتا ہے تو اس کا سر اور بھی جھک جاتا ہے۔ کافر کو جب کامیابیاں عطا کرتا ہے یا کافر سمجھتا ہے کہ مجھے خود اپنے زور بازو سے کامیابیاں نصیب ہو رہی ہیں تو اس کا سر اور اکڑنے لگتا ہے۔ مومن کا سر اٹھتا ہے تو خدا کے حضور نہیں' بعض دفعہ رسول اللہ ﷺ بھی سر اونچا کر کے خود چلے اور لوگوں کو چلنے کی تلقین فرمائی وہ غیروں پر اس اظہار کے لئے کہ خدا نے دیکھو ہمیں کیسا اعزاز بخشا ہے ورنہ نفس بہرحال بچھا ہی رہتا ہے اور ہمیشہ کامیابیوں کے بعد اور بھی زیادہ بچھتا ہی چلا جاتا ہے۔

تو حضرت مسیح موعود (-) نے جو یہ فرمایا "آ رہے ہیں اور نقد اور جنس اور ہر ایک قسم کے تحائف اس کثرت سے لوگوں نے دیئے اور دے رہے ہیں جن کا میں شمار نہیں کر سکتا" اب جو یہ سلسلہ بڑھ گیا ہے اس میں تو واقعی آدمی حیران رہ جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (-) کی برکتیں کس طرح جاری ہیں اور یہ سلسلہ جو ہے مختلف ملکوں سے' مختلف دنیا سے تحائف کے آنے کا سلسلہ یہ کسی شمار میں نہیں آ سکتا اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی وہ شان ہے جو نبیوں پر اور نبیوں کے غلاموں پر ظاہر کیا کرتا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "میں ایک زاویۂ گمنامی میں مستور و محجوب تھا اور میرے ساتھ ایک بھی انسان نہ تھا اور نہ کسی کو توقع تھی کہ مجھے یہ مرتبہ ملے گا۔" زاویہ جو دو خطوط' دو لکیریں ایک دوسرے سے الگ ہوتی ہیں ایک مرکز سے تو یہ کونہ جو ہے اس کو زاویہ کہتے ہیں اور سارے اس عرصے میں جب کہ دو خطوط ایک دوسرے سے جدا ہوتے چلے جاتے ہیں سب سے تنگ زاویہ ہوا

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کرتا ہے تو اس لئے اردو میں زاویہ کا محاورہ ایک الگ سی جگہ بالکل خاموش سی جگہ شمار کی جاتی ہے ویسے زاویہ تو اینگل (Angle) کو کہتے ہیں مگر یہاں زاویہ سے مراد گوشۂ تنہائی ہے۔ ایک انسان اگر چھپنا چاہے تو چھپتے چھپتے زاویے سے آگے تو نہیں نکل سکتا۔ تو مراد یہ ہے کہ ایسا عزلت نشین تھا' ایسا تنہائی پسند تھا کہ جس حد تک مجھے توفیق تھی میں ایک کونے میں چھپا رہتا تھا۔

"اور میرے ساتھ ایک بھی انسان نہ تھا اور نہ کسی کو توقع تھی" یہ بھی ایک یاد رکھنے والی بات ہے کہ بعض لوگ جب کسی شخص سے توقع رکھتے ہیں کہ یہ بڑا بن جائے گا یا بڑا ان کی نظر میں ہو گیا ہو تو اس کے گرد ہجوم اکٹھا ہو جایا کرتا ہے تو حضرت مسیح موعود (-) نے کوئی ایسا کمال ظاہر کر کے منتشر نہیں کیا جس کے نتیجے میں لوگوں کو یہ توقع ہو کہ یہ بڑا آدمی بننے والا ہے اس لئے ابھی سے اس کے گرد اکٹھے ہو جاؤ۔ اور جو بڑا آدمی بنتے ہوئے دیکھ کر اس کے گرد اکٹھے ہوا کرتے ہیں ان میں خلوص ہوتا ہی نہیں وہ دراصل اس کی بڑائی نہیں بلکہ اپنے نفوس کی بڑائی کے لئے اکٹھے ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی اللہ کی شان ہے کہ سلسلہ نبوت کو اس طرح جاری فرماتا ہے کہ صرف مخلصین اکٹھے ہوں اور جن کو اپنے نفوس کی پرواہ ہے اور بنی نوع انسان یا اللہ کی پرواہ نہیں وہ اکٹھے ہوتے ہی نہیں ان کو اپنے کام سے کام ہے اس شخص کو تنہا الگ پڑا رہنے دیتے ہیں۔

تو فرمایا "نہ کسی کو توقع تھی کہ مجھے یہ رتبہ ملے گا بلکہ میں خود اس آئندہ شان و شوکت سے محض بے خبر تھا" وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ ایک شان و شوکت میرے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے بنائی جائے گی۔ "اور سچ تو یہ ہے کہ میں کچھ بھی نہ تھا" یعنی 'شان و شوکت' کہتے ہی حضرت مسیح موعود (-) کے جذبہ انکساری نے اس بات کو کھول دیا کہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی ایسی شان و شوکت ہے جو مجھے اپنی طاقتوں' اپنی صلاحیتوں کی وجہ سے ملی ہے۔ فرمایا "میں کچھ بھی نہیں تھا بعد میں خدا نے محض اپنے فضل سے' نہ میرے کسی ہنر سے مجھے چن لیا۔ میں گمنام تھا مجھے شہرت دی اور اس قدر جلد شہرت دی کہ جیسا کہ بجلی ایک طرف سے دوسری طرف اپنی چمکار ظاہر کر دیتی ہے۔"

اب دیکھ لیجئے کہ حضرت مسیح موعود (-) کا یہ فرمانا کہ نہ میرے کسی ہنر سے مجھے چن لیا۔ یہ ہنر تو تھا مگر ان معنوں میں ہنر نہیں جن معنوں میں دنیا ہنر سمجھتی ہے۔ آپ کا ہنر تقویٰ تھا لیکن دنیاوی علوم آپ کو کیا حاصل تھے ایک معمولی استاد سے جو دیہات کا استاد ہوتا ہے آپ نے چند اسباق کچھ عرصہ تک پڑھے تھے اور اس کے نتیجے میں جو وجود نکلا ہے وہ تمام دنیا میں عربی کا چیلنج دینے والا اور فصاحت و بلاغت میں ایک حیرت انگیز کمال دکھانے والا انسان نکلا۔ عربی آپ کا کلام دیکھ لیں پھر فارسی کلام دیکھ لیں' پھر اردو کلام دیکھ لیں۔ پنجاب کے دیہات کا ایک بچہ اس شان کا زبان دان بن جاتا ہے کہ بہت بڑے بڑے اس زمانے کے اردو لکھنے والوں نے حضرت مسیح موعود (-) کے وصال پر لکھا کہ آپ کے قلم میں تو جادو تھا" آپ کی مٹھیاں جیسے بیٹری کی تاروں کی مٹھیاں ہوں ان کے ہاتھوں میں طاقتیں تھمائی گئی تھیں اور جب لکھتے تھے تو ایک لکھنے والے نے لکھا کہ بلندیٔ ہند میں کوئی ایسا لکھنے والا نہیں۔

اب آپ سوچ لیں کہ جب حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں "مجھ میں کوئی ہنر نہیں تھا" تو بالکل سچ فرما رہے ہیں۔ ایسے بچے کو جو ایک دیہاتی ماحول میں پلا ہو اس قدر زبان دانی 'ایسا حیرت انگیز کمال ہو کہ آپ کے بعض اشعار ایسے ہیں بلکہ اکثر اشعار اگر آپ غور کریں تو ایسے ملیں گے کہ وہ آج بھی پڑھیں تو لگتا ہے ابھی زندہ ہیں' دھڑک رہے ہیں۔ جتنا آپ غور کریں مسیح موعود (-) کے کلام پر اتنا ہی آپ اس بات کو محسوس کریں گے کہ اور کسی کلام میں یہ بات نہیں ہے۔ نثر کا ہو یا نظم کا اس کلام کی زندگی الگ ہے۔ وہ دھڑکتا ہوا زندہ وجود ہے ایسا کلام جس پہ کبھی موت نہیں آیا کرتی۔

تو حضرت مسیح موعود (-) جب یہ کہتے ہیں خدا کے حضور کہ میرے پاس کوئی ہنر نہیں تھا مجھے چن لیا تو بالکل درست ہے واقعتہً کوئی ہنر نہیں تھا مگر ایک ہنر تھا جو تقویٰ تھا۔ اللہ کا خوف' اللہ سے محبت اور یہ بہت بڑا ہنر ہے۔ تو تمام وہ احمدی جو چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہنر عطا کرے' ان کو یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے کہ تقویٰ کے بغیر کبھی کوئی ہنر نہیں مل سکتا۔ خصوصاً ایسے لوگوں کو جن کی تمنائیں اور امنگیں سب دین سے وابستہ ہوں' اللہ کی ذات سے تعلق رکھتی ہوں۔ تو آپ میں سے سب کو تقویٰ کی تلاش کرنی چاہئے' تقویٰ ہی پر زور دینا چاہئے۔ اور تقویٰ نصیب ہو جائے تو سب کچھ نصیب ہو گیا۔ کیونکہ تقویٰ مل جائے تو پھر اللہ مل جاتا ہے اور اللہ مل جائے تو پھر اور کیا باقی رہ جاتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا "جے توں میرا ہو رہویں سب جگ تیرا ہو" کہ اگر تو میرا ہو جائے تو سارا جگ تیرا ہے۔ تیرے پاس اور کیا رہ جائے گا جو تیرا نہیں ہے' ساری دنیا تیری ہو جائے گی۔ تو یہ گر ہے خدا تعالیٰ کے ہو جانے کا۔ مگر یہ خاص بات پیش نظر رہنی چاہئے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں ان کو دنیا کی پرواہ بھی نہیں ہوتی۔ دنیا ملتی ہے اس طرح کہ ٹھونسی جاتی ہے ان پر۔ دنیا کی خواہش کی وجہ سے وہ خدا سے نہیں ملا کرتے۔ خدا کی خواہش کی وجہ سے دنیا ان سے ملتی ہے۔ یہ دو چیزوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ بعض لوگ اس لئے ملتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ اس کے ملنے سے خدا ملے گا اور اس کے ساتھ ان کا جو کچھ ہے وہ سب حاضر کر دیتے ہیں۔ تو یہ دو رخ ہیں ان کو سمجھنا چاہئے۔ ایک خدا کی طرف رخ ہے ایک دنیا کی طرف رخ ہے۔ جس کا دنیا کی طرف رخ ہو گا اگر وہ چاہے کہ خدا مل جائے اور پھر مجھے دنیا ملے تو ہمیشہ نامراد رہے گا' ناکام رہے گا۔ "نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم" ان کو کچھ بھی حاصل نہیں ہو گا اور جو واقعتہً خدا چاہتا ہے اور دنیا کی ادنیٰ بھی لگن نہیں رکھتا یا نیت نہیں رکھتا کہ مجھے دنیا ملے اسے اللہ تعالیٰ ضرور دنیا عطا کیا کرتا ہے مگر اس طرح کہ دنیا سے اس کا تعلق ایک سرسری سا تعلق ہے کبھی بھی وہ اس کا مقصود نہیں بنتی۔ یہ امور ہیں جنہیں حضرت اقدس مسیح موعود (-) اسی مضمون میں مزید واضح فرماتے چلے جا رہے ہیں۔

"میں گمنام تھا مجھے شہرت دی اور اس قدر جلد شہرت دی کہ جیسا کہ بجلی ایک طرف سے دوسری طرف اپنی چمکار ظاہر کر دیتی ہے۔" اس اقتباس کو پڑھ کے مجھے ہمیشہ ایم ٹی اے یاد آتا ہے کہ کس طرح حضرت مسیح موعود (-) کی تصویر اور آپ کا ذکر واقعتہً بجلی کی چمکار کی طرح کل عالم میں پھیل رہا ہے اور ایک لمحے سے بھی کم عرصے میں آپ کی آواز' آپ کا کلام' آپ کا ذکر آپ کے (رفقاء) کا ذکر یہ ساری دنیا میں پھیل جاتا ہے۔ اور الفاظ خدا تعالیٰ نے آپ کی زبان سے ایسے نکال دیئے جنہوں نے لازماً پورا ہونا تھا ورنہ اس زمانے میں "جیسے بجلی ایک طرف سے دوسری طرف اپنی چمکار ظاہر کر دیتی ہے" ظاہری طور پر اس طرح نہیں تھا۔ شہرت بہت نصیب ہوئی لیکن بجلی کی چمکار والی بات میرے نزدیک خدا نے آپ کے منہ سے کہلوائی اور جو مستقبل میں لازماً پوری ہوئی تھی۔

"اور میں نادان تھا مجھے اپنی طرف سے علم دیا" اس میں کوئی شک نہیں سارا علم حضرت مسیح موعود (-) کو اللہ ہی کی طرف سے عطا ہوا ہے۔ "اور میں کوئی مالی وسعت نہیں رکھتا تھا اس نے کئی لاکھ روپے کی میرے پر فتوحات کیں" اب اس زمانے کے کئی لاکھ روپے اب ارب روپے بن چکے ہیں' وہی سلسلہ ہے۔ ویسے تو جو روپے دنیا میں لگائے جائیں وہ بچے نہیں دیتے۔ یہی تعریف آنحضرت ﷺ نے روپے کی کی کہ روپے بچے تو نہیں دیا کرتے اس لئے سود کا کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ اگر بینک میں پڑے رہیں گے تو بیکار بیٹھے بیٹھے بچے کیسے دیدیں گے۔ کم تو ہو جایا کرتے ہیں Inflation وغیرہ کی وجہ سے مگر بڑھا نہیں کرتے۔ لیکن یہ ایک مضمون ہے جو سود کی مناہی کی حکمت سمجھانے کے لئے تھا مگر آنحضرت ﷺ کے دوسرے کلام سے اور قرآن کریم کے اسی مضمون سے جو سود سے تعلق رکھتا ہے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو خدا کو دیا جائے اور وہ سود پر نہ لگایا جائے وہ ضرور بچے دیتا ہے اور بعض دفعہ اتنا بڑھتا ہے کہ سنبھالا نہیں جاتا۔

پس حضرت مسیح موعود (-) کے جو وہ چند روپے' لاکھ روپے تھے جو خدا کی خاطر آپ کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیئے گئے اور ضرور پھلے اور پھولے ہیں۔ انہوں نے بے انتہا بچے دیئے ہیں اور آج جو ہم ریل پیل دیکھ رہے ہیں جماعت میں دولتوں کی 'انبار لگے ہوئے ہیں یہ سب اسی کی برکت ہے۔ میں نے کئی دفعہ ذکر کیا ہے شکر یاد دلانے کی خاطر پھر کرتا ہوں کہ اتنے بڑے بڑے کام جماعت کو توفیق مل رہی ہے کرنے کی مگر ایک کام بھی روپے کی کمی کی وجہ سے نہیں رکا۔ حیرت انگیز سلوک ہے اللہ کا کام ذہن میں آتا ہے کہ یہ کام ہونا چاہئے اور روپوں کی بارش شروع ہو جاتی ہے۔ بہت سی ایسی تحریکات ہیں جن کا جماعت کو پتہ بھی نہیں ان کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔ کاموں کا سلسلہ خدا پھیلا رہا ہے اور ساتھ ضروریات خود بخود پوری کرتا چلا جارہا ہے تو جو روپوں کی فتوحات ہیں یہ ہے مراد اس سے۔

حضرت مسیح موعود (-) کا کلام بہت فصیح و بلیغ ہے ورنہ ایک انسان کہہ سکتا ہے کہ مجھے کئی لاکھ روپے دیئے۔ دیکھیں حضرت اقدس مسیح موعود (-) نے یہ نہیں فرمایا۔ فرمایا ہے' "اس نے کئی لاکھ روپے کی میرے پر فتوحات کیں" بہت گہرا جملہ ہے. میرے پر فتوحات کیں" مراد یہ ہے کہ دل فتح ہوئے ہیں تو یہ روپے آئے ہیں۔ جو فتوحات مجھے دنیا میں نصیب ہوئی ہیں لوگوں کے دل جیتے گئے 'لوگوں کے دل اس طرف پھیرے گئے 'کثرت سے لوگ سلسلے میں داخل ہوئے یہ فتوحات ہیں جن کے نتیجے میں روپے آئے ہیں اور جتنی فتوحات بڑھتی چلی جائیں گی اتنا ہی اسی قسم کا پاکیزہ روپیہ آتا چلا جائے گا۔

"اور میں اکیلا تھا اور اس نے کئی لاکھ انسانوں کو میرے تابع کر دیا" حضرت مسیح موعود (-) کی روح اب جماعت کو دیکھ کر کتنا خوش ہوگی کہ کئی کروڑ کا دعویٰ کر سکتے ہیں آپ اور آئندہ مجھے دکھائی دے رہا ہے کہ وہ زمانہ دور نہیں کہ کئی ارب کا دعویٰ کر سکیں گے اور **میں امید رکھتا ہوں کہ یہ صدی اختتام تک نہیں پہنچے گی جب تک جماعت کو اللہ تعالیٰ کروڑوں سے اربوں میں داخل نہ کردے۔ (-)**

جماعت کو اللہ تعالیٰ فتوحات پر فتوحات عطا فرماتا چلا جارہا ہے۔

"اور زمین و آسمان دونوں میں سے میرے لئے نشان ظاہر فرمائے" اب یہ نشانوں کا سلسلہ ہے جو ان فتوحات کو آگے بڑھایا کرتا ہے اور یہ نشانات ایسے ہیں جن کا تعلق ہر احمدی کی ذات سے ہے۔ جو بھی سچا احمدی ہے وہ اپنے دل کو ٹٹول کر دیکھ لے اس کو خدا نے ضرور کوئی نشان دکھائے ہیں یا اس کی دعاؤں کے طفیل یا اس کے حق میں قبول ہونے والی دعاؤں کے طفیل۔ کئی طرح سے خدا تعالیٰ نشان دکھاتا ہے اور **لکھو کھا ایسے احمدی ہیں جن کو خدا تعالیٰ نے اپنے وجود کا ثبوت اپنے نشانات کے ذریعہ دیا اور اس ثبوت سے بڑھ کر اس سے بہتر اور کوئی ثبوت نہیں ہوا کرتا۔**

"میں نہیں جانتا کہ اس نے میرے لئے یہ کیوں کیا" سب کے بعد آخر یہ فرمار ہے ہیں "میں نہیں جانتا کہ اس نے میرے لئے یہ کیوں کیا کیونکہ میں اپنے نفس میں کوئی خوبی نہیں پاتا" (حقیقۃ الوحی' روحانی خزائن جلد 22 ص 347) اس کا مطلب بظاہر تو یہ بات ایسی لگتی ہے جو درست نہیں 'میں نہیں جانتا کہ کیوں کیا۔ آپ جانتے تھے کہ اللہ سے مجھے محبت تھی 'ہمیشہ سے محبت تھی 'ہمیشہ رہے گی محمد رسول اللہ ﷺ سے محبت تھی اور رہے گی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو کشوف میں دکھا بھی دی گئی یہ وجہ کہ یہ وجہ ہے جو تجھے چن لیا ہے۔ تو جس بات کا انکار ہے وہ یہ ہے کہ میں اپنے نفس میں کوئی خوبی نہیں پاتا۔ اپنے نفس کی وہ خوبی جو دنیاوی فتوحات کا موجب بنا کرتی ہے اس کا انکار ہے دراصل 'اپنے آپ کو نہ عالم سمجھتے تھے 'نہ زبان دان سمجھتے تھے 'نہ کسی قسم کی سیاست سے آپ کا کوئی تعلق تھا تو دنیا میں تو یہی چیزیں ہوا کرتی ہیں جن کے نتیجے میں فتوحات نصیب ہوا کرتی ہیں۔ تو حضرت مسیح موعود یہاں کہہ رہے ہیں میں نہیں جانتا تو محض یہ مراد ہے ورنہ خدا کی محبت اور رسولؐ کی محبت جس کے نتیجے میں یہ سب کچھ عطا ہوا اس کا تو آپ کو علم تھا بہر حال۔

پھر حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔

"مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار"

مجھے ملکوں سے کیا غرض ہے۔ مجھے کوئی دلچسپی نہیں "میرا ملک ہے سب سے جدا" اب اس کے باوجود جماعت احمدیہ کو ملکوں سے کیوں غرض ہے۔ یہ میں آپ کو سمجھا دینا چاہتا ہوں۔ ہمیں ان ملکوں سے دلچسپی ہے جن میں احمدیت پھیلے تو ایک جدا ملک بن جائے۔ وہ ملک نہ رہیں جن کو دنیا ملک کہا کرتی ہے۔ جب حضرت مسیح موعود (-) کہتے ہیں "میرا ملک ہے سب سے جدا" تو جتنے ملکوں میں بھی حضرت مسیح موعود (-) کو ماننے والے بنتے چلے جا رہے تھے ان کا ملک بھی حضرت مسیح موعود (-) کی طرح ایک جدا ملک بنتا چلا جارہا تھا۔

تو بعض لوگ شاید تعجب کریں کہ ہم جو باتیں کرتے ہیں ایک سو ساٹھ ملکوں میں پھیل گئے 'اتنے ملکوں میں پھیل گئے تو حضرت مسیح موعود (-) کے اس ارشاد کی مخالفت تو نہیں ہو رہی کہیں 'نعوذ باللہ من ذلک' ہرگز نہیں۔ اس لئے کر رہے ہیں تاکہ حضرت مسیح موعود (-) کا جدا ملک ساری دنیا پہ چھا جائے۔ مشرق کے ایک کنارے سے مغرب کے دوسرے کنارے تک اور پھر مشرق تک ایک ہی ملک ہو جو سب سے جدا ہو جو اللہ کا ملک ہے اور وہی تاج مانگتے ہیں جو رضوان یار کا تاج ہے۔ "مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوان یار" اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ توفیق حاصل کر لیں یعنی جماعت احمدیہ کوشش کے ذریعے 'محنت کے ذریعے 'خلوص کے ذریعے 'مسلسل قربانی کے ذریعے 'ان تھک محنتوں سے اور صبر کے ساتھ یہ مقام حاصل کرلے کہ سب دنیا پر رسول اللہ ﷺ کی بادشاہی ہو جائے یا دوسرے لفظوں میں اسی کا دوسرا نام ہے اللہ کی بادشاہی ہو جائے کیونکہ محمد رسول اللہ کا تاج وہ تاج ہے جو رضوان یار کا تاج آپ کے سر پر رکھا گیا ہے۔ جب ہم کہتے ہیں محمد رسول اللہ ﷺ کی بادشاہی ہو تو ہرگز مراد نہیں کہ وہیں رک جاتے ہیں سوائے اس کے کوئی معنی ذہن میں آہی نہیں سکتا کہ اللہ کی بادشاہی ہو۔
عملاً رسول اللہ کا ہی تاج ہے جس نے آگے بڑھنا ہے 'جس کی فرمانروائی نے پھیلتے چلے جانا ہے۔

اب یہی سلسلہ خدا تعالیٰ 'جیسا کہ میں نے عرض کیا تھا' آگے خلفاء میں بھی جاری فرماتا ہے لیکن ایک فرق کے ساتھ۔ اس فرق کی وضاحت میں پہلے کر چکا ہوں۔ اب میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) کا ذکر کرتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول (-) وہ جو اس سے پہلے عادتیں تھیں یعنی احمدیت سے پہلے کی اور بچپن سے ان میں کوئی فرق نہیں آیا اور آپ کا علم اور حکمت کا دربار جاری تھا۔ لوگوں کو اپنی طرف کھینچنے کے لئے نہیں بلکہ لوگوں کو افادہ پہنچانے کے لئے' فائدہ پہنچانے کی غرض سے۔ جس نے چاہا آیا آ کے بیٹھ گیا۔ آپ نے کبھی کوئی روک نہیں ڈالی اور دن رات آپ کا یہی کام تھا خدمت قرآن اور بنی نوع انسان کی خدمت علم شفاء کے ذریعہ اور بسا اوقات یہ دونوں کام ساتھ ساتھ بھی جاری رہتے تھے۔ قرآن کریم کا درس ہو رہا ہے اور ساتھ ہی مریضوں کا بھی دور دورہ ہے۔ وہ بھی آتے چلے جارہے ہیں تو جہاں درس ختم ہوا وہاں مریضوں کو دیکھنے لگ گئے۔ تو یہ جو سلسلہ ہے یہ اس غرض سے نہیں تھا کہ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں جب یہ دور جاری رہا ہے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود (-) کے دربار کے علاوہ آپ نے کوئی دربار لگایا ہو۔ ہرگز ایسا کبھی نہیں ہوا۔ آپ کے ہاں جو لوگوں کا جم غفیر ہوتا تھا وہ جو حضرت مسیح موعود (-) کو ملنے والے آیا کرتے تھے ان میں سے ایک طبقہ آپ کے پاس بھی پہنچا کرتا تھا اور آپ کے پاس بیٹھ کر ان کا رخ پہلے سے زیادہ شدت اور زور کے ساتھ حضرت مسیح موعود (-) کی طرف پھرا کرتا تھا۔ ایک بھی واقعہ آپ کو آپ کی زندگی میں نہیں ملے گا کہ آپ نے بازاروں میں یا حضرت مسیح موعود (-) کے خطبات کے بعد یا آپ کے جلسوں کے بعد بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنا دربار لگایا ہو کبھی بھی ایک واقعہ آپ کی ساری زندگی میں آپ کو نہیں ملے گا۔

اور جب حضرت مسیح موعود (-) کے انتظار میں کھڑے ہوتے تھے تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول اس وقت اس طرح نہیں کھڑے ہوتے تھے جیسے بعد میں خلیفۃ المسیح الاول بن کر کھڑے ہوئے ہیں بلکہ عام لوگوں میں سے ایک آپ بھی ہوا کرتے تھے۔ سب کا رخ اس طرف ہوا کرتا تھا جدھر سے مسیح موعود (-) نے نکلنا ہے اور جہاں تک آپ کے بیٹھنے کا انداز تھا' آپ حتی المقدور جوتیوں میں بیٹھا کرتے تھے اور بہت سے لوگ جو حضرت مسیح موعود (-) کے قرب میں تھے وہ بہت نمایاں دکھائی دیا کرتے تھے اسی لئے کہ آپ کو کوئی غیر معمولی شہرت نہ حاصل ہو جائے۔ آپ مسیح موعود (-) کی صحبت سے الگ نہیں رہ سکتے تھے مگر اکثر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جوتیوں میں بیٹھا کرتے تھے اور یہ واقعہ آپ نے سنا ہوگا کہ ایک دفعہ کہ ایک پٹھان جنہوں نے اس حالت میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول کو دیکھا ہوا تھا جب وہ قادیان پہنچے حضرت مسیح موعود (-) کے وصال کے بعد تو باغ میں جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الاول بیعت لے رہے تھے اس نے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اس کے منہ سے ایک بہت پیارا کلمہ نکلا جو ہمیشہ جماعت کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ اس نے کہا کہ میں نے دیکھا' میں نے کہا اوہو یہ تو جوتیوں سے خلافت لے گیا یعنی مسیح موعود کی جوتیوں سے اس نے خلافت اٹھالی مگر نیت نہیں تھی' اس لئے جوتیوں میں نہیں بیٹھتے تھے کہ خلافت اٹھالیں وہاں سے۔ جوتیوں میں بیٹھتے تھے تو مسیح موعود کے مقابل پر اپنا مقام یہ سمجھتے تھے۔ اور اسی وقت آگے گئے ہیں جب مسیح موعود (-) خود بلایا کرتے تھے۔ بسا اوقات حضرت مسیح موعود (-) کو بعض علماء کی ضرورت پڑتی تھی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہت بلند پایہ' بہت چوٹی کے عالم تھے تو اس وقت آپ بلالیا کرتے تھے اور اپنے پاس بٹھالیا کرتے تھے مگر آپ کا خود دستور نہیں تھا۔

یہ جو سلسلہ ہے یہ میں نے عرض کیا تھا یہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اور لوگ یاد رکھیں اگر انہوں نے کچھ حاصل کرنا ہے تو حاصل کرنے کی نیت سے ان کو کچھ نہیں ملے گا۔ اگر خلوت پسند کریں گے جو حضرت مسیح موعود (-) کے آغاز میں دکھائی دیتی ہے' یعنی وہ نبوت والی خلوت تو ان کو نصیب ہو ہی نہیں سکتی مگر اس سے مشابہ' اس کی غلامی میں ایک خلوت کا جذبہ ان کے دل میں ہونا چاہئے اور لوگوں کے جمگھٹے سے طبعاً طبیعت کو گھبرانا چاہئے۔ اب یہ باتیں اچھی طرح ذہن نشین کرلیں۔ میں جب اپنی بات بیان کرنے لگا ہوں تو یہ محض اس بات کو مزید کھولنے کے لئے۔ مجھے یاد ہے ربوہ میں ہمیشہ جب بھی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث (-) کا خطبہ ہوا کرتا تھا تو میری کوشش ہوتی تھی کہ کسی ایسی جگہ کونے میں بیٹھوں' دیوار کے ساتھ' کہ نماز ختم ہوتے ہی میں نکل سکوں اور سنتیں گھر میں ادا کیا کرتا تھا۔ اس کا مجھے یہ فائدہ پہنچا کرتا تھا کہ لوگوں کا میری طرف کسی قسم کا بھی خیال نہیں منتقل ہوتا تھا۔ کوئی ہجوم نہیں تھا کہ وہ اکٹھے ہو جاتے۔ تو طبیعت میں ایسی نفرت تھی اس بات سے کہ وہاں خلیفۃ المسیح کی موجودگی میں میری کوئی الگ مجلس لگ رہی ہو کہ ہمیشہ نکل جایا کرتا تھا اور جب یہ مشکل ہوتی تھی تو باہر ہمیشہ جوتیوں میں نماز پڑھا کرتا تھا' پاس ہی سائیکل رکھی ہوتی تھی' نماز پڑھتے ہی بہت تیزی سے اپنے گھر واپس چلا جایا کرتا تھا۔ وہاں پہنچ کر پھر سنتیں ادا کرنے کی توفیق ملا کرتی تھی۔

تو یہ بات کہ باہر کھڑے ہو کر یا کسی مجلس میں اس کے بعد ایک جمگھٹا لگایا جائے اور انتظار کیا جائے کہ اب لوگ مصافحہ کر کر کے گزر رہے ہوں یہ مناسب نہیں ہے' یہ ایک ناپسندیدہ حرکت ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ قبول نہیں کیا کرتا اور ایسے لوگوں کو کوئی رتبہ بھی نہیں ملا کرتا۔ یہ ایک تقدیر الٰہی ہے جس سے اگر کسی نے ٹکرانا ہے تو ٹکرا کے دیکھ لے اس کا سر ٹوٹے گا مگر اس تقدیر میں کوئی تبدیلی نہیں دیکھو گے۔ بعض دفعہ آپ دیکھتے ہوں گے جلسوں کے بعد لوگ مجلسیں لگاتے ہیں اردگرد کھڑے ہوتے ہیں مگر ان میں اور جو میں بات کر رہا ہوں ایک بڑا فرق ہے۔ ان مجلسوں میں ہر دوست ایک دوسرے کو دیکھتا ہے اور ہر ایک' ایک دوسرے کا مرکز ہوا کرتا ہے یہ تو منع نہیں ہے۔ ہر اجتماع کے بعد خواہ وہ جمعہ ہو یا دنیا کا کوئی اور اجتماع ہو جلسہ جلوس ہو یہ آپ دیکھتے ہیں کہ لوگوں کی یہ عادت ہے کہ اکٹھے ہو کر دوست دوست سے ملتے ہیں' ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں پھر اکٹھے ہو جاتے ہیں وہاں گویا کہ مجمع بعض دفعہ بڑھنا شروع ہو جاتا ہے مگر ایک وجود کے گرد نہیں بڑھتا' وہ ایک دوسرے کے گرد بڑھتا ہے اور یہ بالکل بری بات نہیں ہے۔

لیکن ایک شخص ارادۃً کھڑا ہو کہ اب لائنیں لگیں اور لوگوں کی توجہ میری طرف ہو اور میں اپنے آپ کو حاضر کر رہا ہوں یہ جائز نہیں ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کی نیت نیک ہو اللہ بہتر جانتا ہے' نیت نیک ہو کہ چلو کوئی کہاں ڈھونڈے گا میں یہیں کھڑا ہو جاتا ہوں لیکن یہ تو اللہ کو علم ہے۔ اگر نیت میں یہ فتور ہو کہ اس کو مزہ آرہا ہو اس بات میں کہ جمگھٹا لگ رہا ہے تو یہ پھر خطرناک بات ہے۔ ورنہ مزہ نہ ہو بلکہ تکلیف کے باوجود انسان لگائے ان دو چیزوں میں بھی فرق ہے۔ یہ تقویٰ کی باریک راہیں ہیں جو میں آپ پر ظاہر کرنا چاہتا ہوں ورنہ کئی دفعہ آپ یہ بھی دیکھتے ہوں گے کوئی دوست کھڑے ہیں ہو سکتا ہے وہ اس نیت سے کھڑے ہوں کہ یہ میرے ملنے والے مجھے کہاں ڈھونڈیں گے اب اگرچہ مجھے جلدی ہے واپس جانے کی مگر میں مشکل برداشت کرتے ہوئے ان کی خاطر یہاں کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اب یہ بات تو سوائے اللہ کے اور کوئی نہیں جانتا مگر ایسے احباب کو کھڑا ہونے سے لوگوں کے اکٹھا ہونے سے مزہ نہیں آتا۔ اب یہ بات بھی اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ وہ مزہ نہیں لے رہے ہوتے وہ تکلیف محسوس کر رہے ہوتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ جلد ان کو چھٹی ملے تو واپس آئیں۔ اور بعض دفعہ سو کام ہوتے ہیں کسی شخص سے وہ اتفاق سے قابو آجائے تو لوگ گھیر لیا کرتے ہیں۔ اب ہمارے ہاں بھی جو مہمان ٹھہرتے ہیں بعض باہر سے آنے والے مثلاً ڈاکٹر حامد اللہ آیا کرتے ہیں کئی دفعہ تو میں ہمیشہ ان کو کہا کرتا ہوں آپ کہاں غائب ہو جاتے ہیں کہ ہم کھانے پہ انتظار کرتے رہتے ہیں اور آپ واپس آنے کا نام ہی نہیں لیتے تو وہ مسکرا کر جیسا کہ ان کی عادت ہے کہا کرتے ہیں کہ قضاء کا معاملہ میرے سپرد ہے فلاں معاملہ میرے سپرد ہے لوگوں کو موقع مل جاتا ہے کہ اب مجھ سے جو کچھ کروانا ہے کروالیں تو اس نیت سے کھڑے ہوتے ہیں لیکن دل اوپر اٹکا ہوتا ہے کہ جلد فارغ ہوں تو میں اوپر جاؤں۔ پس یہ باتیں تو اللہ کے سوا کوئی جان ہی نہیں سکتا کہ کسی نے کیوں جمگھٹا لگوایا ہے۔

اگر رضائے باری تعالیٰ کی خاطر کوئی کھڑا ہوا ہے' بنی نوع انسان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کی خاطر کھڑا ہوا ہے' ان کے کام کرنے کی خاطر کھڑا ہوا ہے تو اس کو اس مجمع سے لطف نہیں آئے گا۔ خدمت کا لطف ایک الگ چیز ہے مگر جتنا بڑا مجمع دیکھے گا اس کو اور گھبراہٹ ہوگی کہ لو جی میں تو پھنس گیا اب مجھے نکلنے میں اور دیر لگ جائے گی تو یہ چیزیں بہت باریک ہیں اس لئے آپ بیرونی طور پر دیکھ کے فتویٰ نہیں لگا سکتے اللہ بہتر جانتا ہے۔ اور اگر نیت میں یہ فتور ہو کہ میں بڑا بن جاؤں تو اللہ اس بات کو پورا نہیں ہونے دے گا یہ قطعی بات ہے۔ نہ پہلے کبھی اس نے پورا ہونے دیا نہ آئندہ کبھی پورا ہونے دے گا۔

اور جماعت کو جو یہ تحفظ حاصل ہے یہ دنیا میں کسی اور جماعت کو حاصل نہیں ہے کہ اللہ اوپر سے نگرانی کر رہا ہے' دیکھ رہا ہے۔ کسی کو غلط رستے سے اوپر نہیں آنے دے گا کیونکہ اگر غلط رستوں سے اوپر آگیا تو ساری جماعت کو نقصان پہنچے گا۔ تو بہت ہی عظیم الشان اللہ کا احسان ہے' اتنا بڑا فضل ہے کہ اس کو کبھی جماعت کو بھلانا نہیں چاہئے۔ ہم میں فتور ہوں گے ہماری نیتیں بھی خراب ہو سکتی ہیں مگر ایک دیکھنے والے کی نظر سے باہر نہیں رہیں گے۔ وہ بصیر ہے' وہ دلوں کے گہرے رازوں کو سمجھتا ہے اور دیکھ رہا ہے کہ اس جماعت میں کون سے لوگ کیا کرنا چاہتے ہیں اور بالآخر ان کو کسی وقت تھوڑی دیر چڑھ لینے کے بعد پھر نیچے پھینک دیتا ہے اور دنیا حیران رہ جاتی ہے کہ ایک شخص نے اتنی ترقی کی اتنا قریب ہو گیا پھر اتار کے خدا نے نیچے پھینک دیا۔

حضرت مسیح موعود (-) کے زمانے میں بھی ایسے لوگ تھے جنہوں نے قرب میں بڑی ترقی کی یعنی اس حد تک کہ حضرت مسیح موعود (-) نے حسن ظن کرتے ہوئے ان کے متعلق بہت کچھ تعریفی کلمات لکھے اور بہت ان کو خطوط لکھے اور وہ خطوط پڑھ کے یوں لگتا ہے جیسے یہ شخص تو بہت پہنچا ہوا' بہت بزرگ اور بلند انسان ہے لیکن ایسا انجام ہوا کہ وہ مرتے وقت احمدی نہ رہے بلکہ بعض ان میں سے مخالف ہو گئے۔ یہ اس لئے کہ خدا نگران ہے جیسا کہ اس وقت وہ نگران تھا ویسے اب بھی نگران ہے اور ان اونچے ہوئے لوگوں کو جب آپ گرتا ہوا دیکھتے ہیں تو بالکل تعجب نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ ہی ہے جو گراتا ہے تاکہ غلط مقامات پر وہ لوگ نہ پہنچیں جنہوں نے جماعت کی ذمہ داریاں سنبھالنی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا سیر کا دستور تھا کہ حضرت مسیح موعود (-) سیر کے لئے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لے جاتے تھے تو جایا کرتے تھے۔ اور ہر ایک کا اپنا اپنا رنگ ہے بعض لوگ دوڑا کرتے تھے ساتھ کہ سیر کے لئے چلے جائیں مگر حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا ایک الگ مزاج تھا اپنا درویشانہ' وہ یہ بھی پسند نہیں کرتے تھے کہ سیر میں جائیں تو لوگوں کی آپ کی طرف توجہ ہو کیونکہ بہت سے ہو سکتا ہے ایسے مریض ہوں یا ضرورت مند ہوں جو اس موقع سے فائدہ اٹھا کے آپ سے پوچھنے لگ جائیں۔ ایک ادنیٰ سی خواہش نہیں تھی کہ مسیح موعود (-) کی موجودگی میں آپ توجہ کا مرکز بنیں۔

اب میں سوچتا ہوں کہ وقف جدید کے زمانے میں' میں نے بھی بڑی بڑی لمبی مجلسیں لگائی ہیں' بعض دفعہ صبح سے لے کر رات تک میں مریضوں کا انتظار کرتا تھا کیونکہ دفتر کے وقت میں وقت نہیں ملا کرتا تھا' شروع میں وقت نکال لیا کرتا تھا آخر پر پھر بالکل ممکن نہیں رہا تو لوگ تو شام کو سیروں پر چلے جایا کرتے تھے' ادھر ادھر کھیلوں میں مصروف ہو جایا کرتے تھے اور میں وہاں دفتر میں مریضوں کا انتظار کیا کرتا تھا اور آتے بھی بہت کثرت سے تھے اور اس لئے میں نے اپنی کھیلوں کا وقت عشاء کے بعد رکھ لیا تھا۔ چنانچہ خدام الاحمدیہ کا ہال ساتھ ہی تھا وہاں بیڈ مشن وغیرہ کھیلنے کے لئے میں عشاء کی نماز کے بعد جایا کرتا تھا حالانکہ لوگ تو شام کے وقت کھیلیں کھیلتے ہیں۔ اور بعض دفعہ چونکہ مجھے بعد میں ضرورت پڑتی تھی احمد نگر جانے کی بھی اپنے کام دیکھنے کے لئے تو مریضوں کو بہرحال میں کچھ نہ کچھ وقت ایسا ضرور دے دیا کرتا تھا مثلاً جب میں احمد نگر باقاعدگی سے جاتا رہا تو مغرب کے معاً بعد اپنے گھر میں مریضوں کا مجمع لگا لیا کرتا تھا لیکن ایک ادنیٰ بھی شوق نہیں تھا کہ مریض میرے گرد اکٹھے ہوں۔ ایک خدا نے دل میں جذبہ پیدا کیا تھا کہ غریب لوگ باہر سے علاج نہیں کروا سکتے' ہسپتالوں یا ڈاکٹر کے پاس جانا ان کے لئے مشکل ہے اس لئے وہ بے تکلفی سے آجایا کریں۔

پس اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک قسم کی نگرانی کی جاتی ہے جو میں سمجھتا ہوں ابھی بھی جاری ہے۔ آپ سب لوگوں کو یہ بات پیش نظر رکھنی چاہئے کہ اگر خدا کی خاطر یا بنی نوع انسان کی خاطر کام کر رہے ہیں تو وہاں جمگھٹا کا لطف نہ اٹھائیں' جمگھٹوں کی تکلیف کے باوجود یہ کام کرتے چلے جائیں۔ آج بھی بہت سارے احمدی ہومیو پیتھ تیار ہو گئے ہیں جن کے ارد گرد بے شمار لوگ اکٹھے ہونے لگ گئے ہیں ماشاء اللہ اور خدا تعالیٰ نے ان کو ملکہ بھی بہت بڑا بخشا ہے۔ بہت ہیں مگر میں امید رکھتا ہوں کہ ان کا بھی یہی حال ہو گا۔ وہ چاہتے تو ہیں زیادہ سے زیادہ خدمت کریں مگر لوگوں کے اکٹھا ہونے سے کوفت بھی ہوتی ہے' گھر جانا پڑتا ہے۔ آخر کبھی کسی نے گھر جانا تو ہوتا ہے ان کی ضروریات کو بھی پورا کرنا ہوتا ہے تو جتنی دیر وہ بنی نوع انسان کی خدمت میں رہتا ہے اپنے بعض آراموں سے اس کو قطع تعلق کرنا پڑتا ہے اور یہ قطع تعلق بھی تبتل ہی کا ایک دوسرا نام ہے۔ اس کو آپ اچھی طرح سمجھ لیں کہ تبتل الی اللہ کا ایک یہ بھی معنی ہے۔

بعض لوگ اپنے خاندان سے' اپنے عزیز و اقرباء سے اس لئے جدا رہتے ہیں کہ ان کو باہر کی مجلسوں میں لطف آتا ہے اور ایسے بہت سے ہیں اڈے لگانے والے جن کے بیوی بچے ہمیشہ شاکی رہتے ہیں۔ بعض لوگ روتے ہوئے مجھے بھی خط لکھتے ہیں کہ ہمارے فلاں کو تو عادت ہے کہ باہر چلا جائے اور لوگ اس کے گرد اکٹھے ہوں یا وہ لوگوں کے گرد اکٹھا ہو جائے اور اس طرح مجلسوں کا لطف آتا ہے۔ بعض مجلسیں لگانے والے ایسے ہیں جو ساری زندگی اپنی عمر ضائع اسی طرح کرتے رہے' اٹھے اور جا کے مجلس لگالی اور رات بارہ بارہ بجے' ایک ایک بجے واپس آئے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے یہ بھی توفیق بخشی ہے کہ میں نے کبھی ایسی مجلسیں نہیں لگائیں۔ مجلسیں لگی ہوئی ہوں ان میں بیٹھ کر مجلس کا حق ادا کرنا بالکل اور بات ہے لیکن روزانہ سارا کام ختم کر کے مجلس لگانے کوئی چلا جائے مجھے تو تعجب ہوتا ہے کہ آج کل بھی جو لوگ یہ کرتے ہیں کیسے کر سکتے ہیں ان کو مزہ کیا آتا ہے۔ آتا تو ہو گا ضرور لیکن اپنے بیوی بچوں سے تبتل کر لیتے ہیں' ان کے حقوق قربان کرتے ہیں۔ تبتل الی اللہ کا اور مطلب ہے۔

تبتل الی اللہ کا مطلب ہے اللہ کی خاطر تبتل کرنا اور اللہ کی خاطر جب انسان اپنے بیوی بچوں سے جدا ہو تو وہ گنہگار نہیں ہے' مجبور ہے۔ اور پھر جب وہ واپس لوٹتا ہے پھر اس کا مزہ ہی اور ہے بالآخر اپنے گھر جب انسان پہنچتا ہے تبتل کے بعد تو ایک اور طرح کا سکون اس کو نصیب ہوا کرتا ہے۔ تو ساری جماعت کو حضرت مسیح موعود (-) نے جو تبتل کا مضمون بیان فرمایا ہے اس کو سمجھنا چاہئے۔ اپنی زندگی میں آپ نے جو نمونے دیئے ہیں ان پر غور کرنا چاہئے۔ اور یاد رکھنا چاہئے کہ جو تبتل اللہ کی خاطر ہو اس میں ایک ہی لطف ہے اور جو دنیا کی خاطر ہو اس میں بھی ایک اور ہی لطف ہے اس کا لطف ایسا ہے جو اپنے اہل و عیال کی قربانی چاہتا ہے۔ قربانی نہیں کہنا چاہئے اہل و عیال کو ہلاک کرنے پر منتج ہوا کرتا ہے۔ نہ انسان ان کی تربیت کر سکتا ہے نہ ان کی ذمہ داریاں ادا کر سکتا ہے نہ انہیں لطف نصیب ہو سکتا ہے اکٹھے ہونے کا اور مجلسوں میں اپنی زندگیاں ضائع کر دی جاتی ہیں۔ تو تبتل' تبتل ہی ہے مگر الگ الگ نیتوں کے ساتھ تبتل ہوا کرتا ہے۔

جس کی نیت میں اللہ کی طرف تبتل ہو وہ سب سے الگ ہو کر پھر بھی اپنوں کا رہتا ہے اور اللہ ان کے ملاپ کو پھر ایک غیر معمولی لذت بخشا کرتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کو یہی لذت ملا کرتی تھی جب سب کاموں سے فارغ ہو کر آپ جدا ہو کر آخر بستر استراحت پر لیٹا کرتے تھے تو وہ لذت ہی اور ہے جو اللہ کی خاطر جدائی اور پھر اللہ کی خاطر ملنے میں آیا کرتی ہے۔ تو آپ یعنی جماعت احمدیہ کو چاہئے کہ ان سارے امور میں خاص طور پر متوجہ ہوں۔ حضرت مسیح موعود (-) کے باقی اقتباسات کا میرا خیال ہے اب پڑھنے کا وقت نہیں رہا اس لئے میں اب خطبے کو یہیں ختم کرتا ہوں۔ ایک صرف چھوٹا اقتباس ہے جو میں اس باقی وقت میں پڑھ سکتا ہوں۔ فرمایا "اللہ تعالیٰ سے تعلق کے لئے ایک محویت کی ضرورت ہے۔ ہم بار بار اپنی جماعت کو اس پر قائم ہونے کے لئے کہتے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا کی طرف سے انقطاع اور اس کی محبت دلوں سے ٹھنڈی ہو کر اللہ تعالیٰ کے لئے فطرتوں میں طبعی جوش اور محویت پیدا نہیں ہوتی اس وقت تک ثبات میسر نہیں آسکتا۔" (البدر جلد 3 نمبر 32' 24۔ اگست 1904ء صفحہ 3)

یہاں جو لفظ ثبات ہے جس کی ہمیں تلاش ہے' جس کی ہمیں ضرورت ہے وہ ثبات حاصل کرنے کا گر بیان فرما دیا ہے۔ خدا کی خاطر جو دنیا سے انسان الگ ہوتا ہے اگر دنیا کا پیار ساتھ جاری رہے اور محنت اور کوشش سے وہ علیحدگی برداشت کرے تو یہ خدا خوفی تو ہے بہرحال' اس کا ایک ثواب تو ہے لیکن اس کے نتیجے میں ثبات نہیں مل سکتا۔ اگر دل اللہ کی طرف اٹکا رہے اور دنیا سے تعلق محض اس لئے ہو کہ اللہ چاہتا ہے کہ بنی نوع انسان سے بھی تعلق رکھا جائے تو جہاں دل اٹکا رہتا ہے وہاں ثبات ملتا ہے۔

ثبات کہتے ہیں مضبوط قدم جن کے پھسلنے کی پھر کوئی گنجائش باقی نہ رہے تو ثبات کا راز ہے جو حضرت مسیح موعود (-) نے بیان فرمایا ہے کہ آخر جب آپ خدا کی طرف لوٹیں گے' محویت ہو گی تو اصل مزہ وہاں آئے گا۔ اگر اصل مزہ باہر تھا تو وہ مزہ توڑ کر خدا کی خاطر آئیں گے تو نیکی تو ہے مگر ثبات نہیں کیونکہ خطرہ رہے گا عمر بھر کہ دنیا کی لذتیں کسی وقت کھینچ ہی لیں آپ کو اور پھر آپ ان میں گم ہو جائیں۔ تو میں امید رکھتا ہوں کہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ثبات قدم کے لئے محویت کا عالم طاری کرنے کی کوشش کرے گی' محویت اپنانے کی کوشش کرے گی اور یہ بھی ایسا معاملہ ہے جو دعاؤں کے ساتھ ہوتا ہے۔

اس سلسلے میں جو دعا اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے وہ یہ ہے ربنا افرغ علینا صبرا وثبت اقدامنا وانصرنا علی القوم الکافرین۔ ربنا افرغ علینا صبرا۔ افراغ کا معنی قرآن کریم کے ترجمے کے سلسلے میں غور کر کے دیکھ رہے تھے' مختلف لغات اٹھا کے دیکھیں تو افرغ کا اصل معنی ہے انڈیلنا' جیسے بالٹیاں بھر بھر کے ڈالی جائیں کسی چیز پر تو ربنا افرغ علینا صبرا کیسی عظیم دعا ہے کہ اے اللہ صبر بالٹیاں بھر بھر کے ہمارے اندر انڈیل کیونکہ صبر ایک وقت طلب چیز ہے۔ صبر میں ایک دقت بھی ہے جب تک خدا کی طرف سے انڈیلا نہ جائے اس وقت تک انسان کو صبر نصیب نہیں ہو سکتا اور جب خدا صبر انڈیل دے تو پھر اس کا طبعی نتیجہ یہ ہے کہ وثبت اقدامنا اس کے نتیجے میں ہمارے پاؤں کو ثبات عطا فرما' دائمی مضبوطی دے کہ ہم اپنے مؤقف سے کبھی بھی نہ ہٹیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(الفضل انٹرنیشنل 8 جنوری 1999ء)

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترم ملک منیرالدین صاحب ابن مکرم ڈاکٹر لال دین صاحب (وفات یافتہ) انسپکٹر انسداد بے رحمیٔ حیوانات ساکن دارالصدر غربی حلقہ لطیف 22۔ فروری 1999ء سوا دس بجے شب لاہور میں وفات پاگئے۔

اسی رات ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا۔ 23۔ فروری کو بوقت عصر بیت المبارک میں مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ نے جنازہ پڑھایا۔ اور بعد تدفین آپ نے ہی قبر پر دعا کروائی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کو اپنی مغفرت کی چادر میں ڈھانپ لے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

○ مکرم شیخ وحید احمد رشید صاحب ابن مکرم شیخ مسعود احمد رشید صاحب مرحوم سابق سپرنٹنڈنگ انجینئر انہار 2۔ جنوری 99ء بوجہ ہارٹ اٹیک دو دن شدید بیمار رہنے کے بعد لاہور میں وفات پاگئے۔ موصوف حضرت صوفی مولا بخش صاحب یکے از رفقاء 313 حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے پوتے اور خان بہادر غلام محمد صاحب پولیٹکل ایجنٹ گلگت رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے موصوف نے اپنے پیچھے بیوہ اور ایک بیٹا سوگوار چھوڑے ہیں۔

○ مکرم چوہدری خیردین صاحب نمبردار چک نمبر 39۔ ڈی۔ بی تحصیل و ضلع خوشاب مورخہ 99-2-5 بروز جمعۃ المبارک کو حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث فضل عمر ہسپتال میں بعمر 95 سال وفات پاگئے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی میں پڑھائی آپ موصی تھے اور آپ کی تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی۔ مرحوم ساری عمر اپنی جماعت کے صدر رہے۔ نہایت دعا گو نیک انسان تھے۔ اپنے علاقہ میں بہت اثر و رسوخ رکھتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ضرورت ٹیچر و لیڈی ٹیچر

○ نصرت جہاں اکیڈمی میں درج ذیل مضامین پڑھانے کے لئے کم از کم ایم اے اور ایم ایس سی سیکنڈ ڈویژن خواتین اور مرد اساتذہ کی ضرورت ہے۔

انگلش، فزکس، کیمسٹری، ریاضی

درخواستیں صدر صاحب محلّہ کی تصدیق سے مورخہ 99-3-25 تک دفتر نصرت جہاں اکیڈمی میں بھجوا دیں۔ نیز اپنی تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول بھی ساتھ منسلک کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی۔ ربوہ)

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں منفرد نام
خان نیم پلیٹس
ہر قسم کی سکرین پرنٹنگ کے لیے ہم سے رجوع کریں
لاہور۔ فون: 6150862-844862

زیارت ربوہ واقفین نو حلقہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ

○ مورخہ 20۔ فروری 99ء بروز ہفتہ واقفین نو حلقہ فاروق آباد ضلع شیخوپورہ کا ایک وفد مکرم الیاس ڈار صاحب سیکرٹری وقف نو حلقہ فاروق آباد کے ہمراہ ربوہ پہنچا۔ اس وفد میں 16 واقفین نو بچوں کے علاوہ 9 دیگر بچوں 7 خواتین اور 7 مردوں کے علاوہ ایک نگران ٹیچر نے شرکت کی۔ وفد نے بہشتی مقبرہ میں خلفائے احمدیت اور دیگر بزرگان سلسلہ کی قبروں پر دعا کی بعد ازاں دفاتر صدر انجمن احمدیہ، دفتر وقف نو کا دورہ کیا۔ جہاں بچوں کا جائزہ لیا گیا۔ خلافت لائبریری کا تعارف مکرم حبیب الرحمٰن صاحب زیروی انچارج خلافت لائبریری نے کروایا۔ وفد نے لائبریری کے تمام شعبہ جات کا وزٹ کیا بلائنڈ سیکشن میں مکرم حافظ محمد ابراہیم صاحب نے بلائنڈ سیکشن کا تعارف کروایا اور بچوں کو نصائح کیں کہ آپ جب بھی کسی نابینا شخص کو دیکھیں تو اس کو اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کے لئے اس کی مدد اس رنگ میں کریں کہ اس کو ہنر سکھائیں تاکہ وہ معاشرے کا مفید وجود بن سکے۔ بچوں نے بیت مبارک، بیت الاقصیٰ کا بھی دورہ کیا۔ مکرم ڈاکٹر نسیم اللہ خان صاحب چائلڈ سپیشلسٹ رحمت بازار ربوہ نے بچوں کا فری طبی معائنہ کیا اور حفظان صحت کے بارہ میں والدین کو توجہ دلائی۔

مورخہ 22۔ فروری 99ء کو وفد ربوہ کی حسین یادیں لئے واپس روانہ ہوا۔

(وکالت وقف نو)

ضروری اعلان

○ جو قارئین ہاکر کے ذریعے الفضل حاصل کرتے ہیں ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بل اخبار ماہ فروری 1999ء مبلغ 57.50 روپے بنتا ہے۔ براہ کرم جلد ادا کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
کراچی میں اعلیٰ زیورات
خریدنے کے لیے معروف نام
الرّحیم جیولرز حیدری
اور
الرّحیم نمبر 2 جیولرز حیدری
اور اب
الرّحیم
سیون سٹار جیولرز
مین کلفٹن روڈ
مہران شاپنگ سینٹر
کہکشاں بلاک نمبر 8
کلفٹن کراچی
فون 5874164 - 664-0231

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 27- فروری۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 12 سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 25 سنٹی گریڈ
یکم مارچ غروب آفتاب- 6-09
2-مارچ طلوع فجر- 5-10
2-مارچ طلوع آفتاب 6-32

عالمی خبریں

جزوی عمل در آمد کی پیشکش مسترد

فلسطینی صدر یاسر عرفات نے امن سمجھوتے پر جزوی عمل در آمد کی پیشکش مسترد کر دی ہے- یہ پیشکش اسرائیل نے کی تھی- یاسر عرفات کا مطالبہ ہے کہ معاہدے پر کلی طور پر عمل کیا جائے۔

اعتراف جرم کرلیا

ترکی میں کرد باغیوں کے رہنما عبداللہ اوجلان نے 36 صفحات پر مشتمل دستاویز میں اعتراف جرم کرلیا ہے۔ جس میں دیگر باتوں کے علاوہ یہ بھی اعتراف ہے کہ ان کو یونانی گرجا گھروں کی طرف سے رقوم ملتی تھیں۔

بارودی سرنگوں پر پابندی کا معاہدہ

بارودی سرنگوں کی تیاری پر پابندی کا عالمی معاہدہ یکم مارچ سے نافذ ہو جائے گا۔ امریکہ نے اس میں شمولیت سے انکار کیا ہے اور اس کی وجہ یہ بتائی ہے کہ جنوبی کوریا میں 37 ہزار امریکی فوجیوں کی حفاظت اور شمالی کوریا کی طرف سے ممکنہ مداخلت کے خطرے کے پیش نظر یہ اقدام ناگزیر تھا۔

چین کی امریکہ کو دھمکی

چین نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر اس نے اپنے ایشیائی اتحادیوں کو میزائل ٹیکنالوجی کی ڈھال فراہم کی تو پھر وہ بھی تیسری دنیا کے اپنے حلیف ممالک کو یہ ٹیکنالوجی فراہم کردے گا۔ چین کو خطرہ ہے کہ امریکہ یہ ٹیکنالوجی جاپان یا جنوبی کوریا کو فراہم کرتا ہے تو تائیوان کے ذریعے یہ چین کے خلاف استعمال ہو سکتی ہے۔ امریکہ کی مخالفت میں چین یہ ٹیکنالوجی پاکستان اور ایران کو فروخت کر سکتا ہے۔ امریکہ کو خطرہ ہے کہ اس سے پاکستان اور بھارت میں ایٹمی ہتھیاروں کی دوڑ شروع ہو جائے گی۔

امریکہ کا بھارت پر الزام

امریکہ نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ وہ کشمیر میں انسانی حقوق کی سنگین خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ تحریک آزادی میں 25 ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔ ماورائے عدالت قتل جاری ہیں۔ عورتوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ بھارتی فوج عدالتی احکامات کی پرواہ نہیں کرتے بھارت میں عورتوں اور بچوں کی سمگلنگ جاری ہے۔ عیسائیوں کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔

ایف سولہ طیارہ

20 ممالک کی فضائیہ میں شامل ایف سولہ طیارہ صحرا ہو یا پہاڑ ہر آزمائش میں پورا اترا ہے۔ اب تک 4 ہزار طیارے بنائے جا چکے ہیں۔ یہ مقبول ترین اور قابل اعتماد ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ فروخت ہو رہا ہے۔

38 بھارتی فوجی ہلاک

مقبوضہ کشمیر میں مجاہدین نے فوجی کیمپ تباہ کر کے 38 بھارتی فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔ یہ کیمپ راجوری میں تھا جس پر مجاہدین کے 313 بریگیڈ نے خودکار اسلحہ سے حملہ کیا۔

سرب فوجی کی گولہ باری

سرب فوج کی گولہ باری سے کوسوو میں صورت حال انتہائی کشیدہ ہو گئی۔ سرب فوج نے کوسوو کے دیہات کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا۔ امریکی محکمہ دفاع نے کہا ہے کہ مسلمانوں پر حملہ کی صورت میں امریکہ سربیا کے خلاف کارروائی کرے گا۔

ملکی خبریں

سپریم کورٹ میں سود کا کیس

سپریم کورٹ کے شریعت اپیل بنچ نے ربا (سود) کے کیس میں ریمارکس دیتے ہوئے کہا کہ اجتہاد کے بغیر اسلامی قوانین ناقابل عمل ہو جائیں گے۔ اسلامی قوانین پر عمل کرانا ہے تو انہیں تنگ نظری سے نہ دیکھیں۔ جنگ کے لئے گھوڑے تیار رکھنے کا صرف یہ مطلب نہیں کہ ہم اس بات پر ڈٹ جائیں کہ جنگ صرف گھوڑوں سے لڑیں گے۔ ایک فاضل جج نے کہا کہ اسلامی قوانین کا مذاق مت بنائیں۔ سود کا مسئلہ جدید تقاضوں کے مطابق حل کریں۔ سود پر تمام علماء فتوے دیں۔ قرض لینے والا قرض لینے کے اخراجات ادا کرنے کا پابند ہے۔

پرائز بانڈ کے نمبروں کا کاروبار جوا ہے

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ پرائز بانڈوں کے نمبروں کا کاروبار جوا ہے اسے دو ہفتے کے اندر بند کرا دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ زرمبادلہ کے ذخائر ایک ارب 70 کروڑ ڈالر ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ملازمین کی تنخواہوں میں اضافہ فوج کے برابر ہو گا۔ یہ اضافہ جون میں کیا جائے گا۔

برفانی طوفان سے 12 فوجی شہید

سیاچن پر آنے والے برفانی طوفان سے تودے گرنے سے 12 پاکستانی فوجی شہید ہو گئے۔ شہداء میں دو افسر، دو جے سی او اور آٹھ جوان شامل ہیں۔ یہ حادثہ شمالی علاقوں کے گلتری سب سیکٹر کے مقام پر پیش آیا۔

نااہل جج فارغ کریں

سپریم کورٹ کے جج مسٹر جسٹس منور احمد مرزا نے عدلیہ اور انتظامیہ کے اعلیٰ سطحی اجلاس میں کہا ہے کہ خصوصی عدالتوں کے نااہل ججوں کو فارغ کریں۔ فوجی عدالتوں سے انسداد دہشت گردی کی خصوصی عدالتوں میں منتقل ہونے والے مقدمات کو ٹرائل کورٹ سے لے کر سپریم کورٹ تک پانچ ہفتوں میں مکمل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ پنجاب میں خصوصی عدالتوں کی کارکردگی پر عدم اطمینان کا اظہار کیا گیا۔ انسداد دہشت گردی کی مزید 25 عدالتیں قائم کرنے کی ہدایت کر دی گئی۔

وزراء کی غیر حاضری

سینٹ کے چیئرمین نے وزراء کی غیر حاضری پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ کورم بھی پورا نہ تھا۔ لہذا اجلاس ملتوی کر دیا گیا۔

امریکی ادارے کی تجویز

ایک امریکی ادارے نے تجویز پیش کی ہے کہ کشمیر کا ایک حصہ مکمل طور پر آزاد اور خود مختار کر دیا جائے اس علاقے کا اپنا آئین پرچم اور اسمبلی ہو یہاں پاکستان اور بھارت سے آمد و رفت کی آزادی ہو دونوں ملک اس کی حفاظت اور اقتصادیات کے تقاضے پورے کریں۔ پاکستان بھارت اور بین الاقوامی ادارے علاقے کی خود مختاری کی ضمانت دیں۔ کشمیریوں کو دونوں ملکوں کے پاسپورٹ رکھنے کی اجازت ہو۔

کھوکھراپار سرحد

وفاقی وزیر حلیم صدیقی نے بتایا ہے کہ کھوکھراپار سرحد جلد کھول دی جائے گی۔

ہمارے ہاں حبشی روم کولر ٭ گیزر ٭ کوکنگ رینج روم ہیٹر ٭ ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں۔ نیز ریپیرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے
الفضل ٹریڈرز کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ
لاہور
☎ 5114822
5118096

کوٹھی برائے فروخت
انتہائی جدید تعمیر شدہ- تمام سہولتوں سے آراستہ کوٹھی مشتمل بہ 4 بیڈ، 5 باتھ 2 ڈرائنگ ڈائننگ TV لاؤنج، امریکن کچن، سٹڈی روم، سٹور، کار پورچ
رقبہ 1/2 2 کنال برلب پختہ سڑک بمع انیکسی مشتمل 6 کمرے 2 باتھ سرگودھا چنیوٹ روڈ پر
رابطہ
051 - 282564
04524 - 212426

کہکشاں ہاؤسنگ سکیم
میں پانچ، دس مرلہ اور ایک کنال کے چند پلاٹس اور ربوہ میں پلاٹ اور مکان کی خرید و فروخت کیلئے تشریف لائیں
رابطہ
کہکشاں پراپرٹی سنٹر بالمقابل کہکشاں کالونی جلسہ گاہ جدید ربوہ
☎ 211042

کیور یٹو ادویات حیوانات
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ماتا، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
04524-213156. 771

ہمارا نصب العین دیانت ٭ محنت ٭ عمل پیہم
حیون ہاؤس پبلک سکول رجسٹرڈ (دارالصدر غربی ربوہ)
یکم مارچ سے نئے داخلے
نرسری تا ہشتم
مکمل انگلش میڈیم
خاص طور پر ہماری مثالی نرسری اور پریپ کلاسز سے فائدہ اٹھائیں اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کی بنیاد مضبوط اور یقینی بنائیں
پرنسپل: پروفیسر راجا نصر اللہ خان
☎ نمبر 211039